تاریخ اور سیاسیات

جوابات : مشقی سرگرمی نامہ 1

سوال 1. (A)

(1) تہذیبی اور قدرتی ورثہ کی حفاظت اور نگہداشت کے مقصد سے عالمی تنظیم یونیسکو نے رہنما اصولوں کا اعلان کیا ہے۔

(2) مہاراشٹر کا اوّلین کیرتن کار سنت نام دیو کو کہا جاتا ہے۔

(3) عالمی شہرت یافتہ مصور لیونارڈو داونچی کی تیار کردہ تصویر 'مونا لیزا' لورعجائب گھر میں ہے۔

سوال 1. (B)

(1) **غلط جوڑی :** (i) جدلیاتی طریقہ – ہیروڈوٹس

(2) **غلط جوڑی :** (iv) ہڑپّا تہذیب کی دریافت – جیمس مِل

(3) **غلط جوڑی :** (i) مہاراج سیاجی راؤ یونیورسٹی – دہلی۔

سوال 2. (A)

(1)

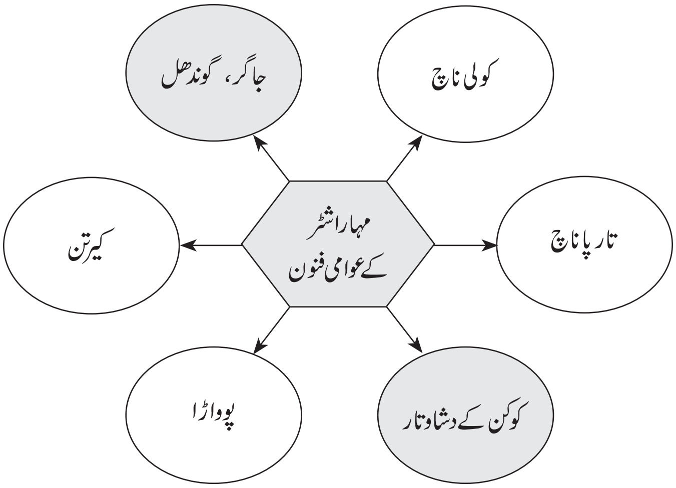

(2) بھارتی ٹیلی ویژن کے ارتقائی مراحل :

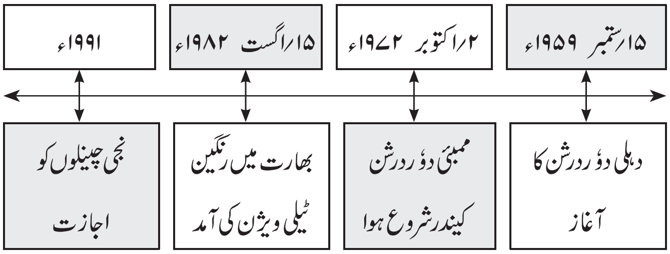

(3)

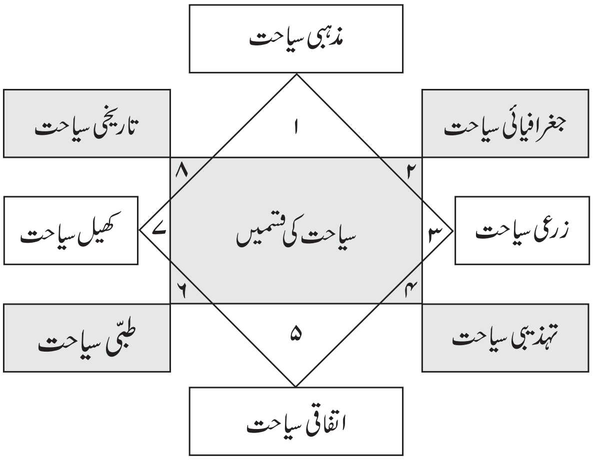

سوال 2. (B)

(1) قوم پرستانہ تاریخ نویسی :

(۱) انیسویں صدی میں بھارت میں انگریزی طرزِ تعلیم شروع ہوا۔اس طریقے سے تعلیم حاصل کرنے والے مؤرخین کو بھارت کی شاندار قدیم تاریخ کا علم ہوا۔ان کی خودی بیدار ہوگئی اور انھوں نے بھارت کی جو تاریخ لکھی اسے 'قوم پرستانہ تاریخ نویسی' کہتے ہیں۔

(۲) ان قوم پرست مؤرخوں نے مستشرقین کی متعصّبانہ مفروضات پر مبنی تاریخ نویسی کی مخالفت کی۔

(۳) انھوں نے بھارت کے سنہری دور کو تلاش کیا اور اس کے بارے میں لکھا۔

(۴) قوم پرستانہ تاریخ نویسی کی وجہ سے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی کی تحریک ملی اور علاقائی تاریخ لکھنے کی ترغیب ملی۔

(2) اطلاقی تاریخ :

(۱) کسی مضمون کو دوسرے شعبوں میں نافذ کرنا اور اس سے نکلنے والے نتائج حاصل کرنا 'اطلاق' کہلاتا ہے۔

(۲) تاریخ کے مقاصد کو دوسرے مضامین پر نافذ کر کے نئے نتائج اخذ کرنے کو 'تاریخ کا اطلاق' کہتے ہیں۔

(۳) تاریخ کے ذریعے ماضی کے واقعات کے بارے میں جو علم حاصل ہوتا ہے اس کا موجودہ اور آئندہ زمانے میں تمام سماجوں کے لیے کس طرح استعمال ہوگا اس کے بارے میں اطلاقی تاریخ میں غور کیا جاتا ہے۔

(۴) تاریخ میں سماجی، مذہبی، فنون، تعمیرات وغیرہ عوامل شامل رہتے ہیں۔اسی طرح ان مضامین میں بھی تاریخ کا اطلاق ہوتا ہے۔

(3) دیسی کھیل :

(۱) جو کھیل بھارت میں شروع ہوئے اور جن کھیلوں کی بھارتی روایت ہے انھیں 'دیسی کھیل' کہتے ہیں۔

(۲) دیسی کھیلوں کی دو قسمیں نشستی کھیل اور میدانی کھیل ہیں۔جو کھیل کہیں بھی بیٹھ کر کھیلے جاسکتے ہیں انھیں 'نشستی کھیل' کہتے ہیں اور جو کھیل میدان میں کھڑے رہ کر کھیلے جاتے ہیں وہ 'میدانی کھیل' کہلاتے ہیں۔

(۳) شطرنج، چوسر، تاش وغیرہ نشستی دیسی کھیل اور آٹیا پاٹیا، کھوکھو، کبڈّی، کشتی وغیرہ میدانی دیسی کھیل ہیں۔

(۴) دیسی کھیلوں کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ انھیں کھیلنے کے لیے زیادہ قیمتی ساز و سامان کی ضرورت نہیں ہوتی یعنی یہ کھیل سستے ہوتے ہیں۔ لڑکیوں کے کئی دیسی کھیل ہیں جیسے پھگڑی، جھمّا، گڑیوں کی شادی وغیرہ۔آج کل لڑکیاں بھی لڑکوں کی طرح کے دیسی اور غیر ملکی کھیل کھیلتی ہیں۔

سوال 3.

(1) (۱) تاریخی ادب میں فارسی کتابوں، تامرپٹ اور کتبوں پر کندہ تحریروں، کاغذات (مراسلات)، سکّوں، سفرناموں وغیرہ ماخذ کے ساتھ ساتھ تاریخی بکھر کا شمار بھی ہوتا ہے۔

(۲) بکھر میں سورماؤں کی تعریف بیان کی جاتی ہے۔ سیاسی اتھل پتھل اور جنگوں کا تذکرہ ہوتا ہے۔

(۳) عظیم ہستیوں کی سوانح اور اس زمانے کے شہروں کا ذکر ہوتا ہے۔

(۴) معاصر سماجی، مذہبی اور معاشی زندگی کی عکاسی کی جاتی ہے۔ یہ سارے بیانات تاریخ نویسی میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے 'بکھر' تاریخی ادب کی ایک اہم قسم سمجھی جاتی ہے۔

(2) (۱) وقت کے گزرنے کے ساتھ مختلف فکری دھارے وجود میں آتے رہتے ہیں۔

(۲) مختلف زمانوں میں ان فکری دھاروں کا سماج پر کم و بیش اثر پڑتا رہتا ہے۔

(۳) یہ مختلف فکری دھارے کس طرح وجود میں آئے، ان کے پس پشت کون سی فکری روایات تھیں اس کی چھان بین کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(۴) ان فکری دھاروں کی پیش رفت، ان کی ترقی اور وسعت یا ان کے زوال کی تاریخ سمجھنے کے لیے فلسفے کی تاریخ کا مطالعہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔

(3) (۱) بال شاستری جامبھیکر نے ۶ رجنوری ۱۸۳۲ء کو ممبئی سے 'درپن' نامی اخبار جاری کیا۔

(۲) مراٹھی زبان میں شائع ہونے والا یہ پہلا اخبار تھا۔

(۳) اس اخبار کے مدیر ہونے کے لحاظ سے بال شاستری جامبھیکر اولین مدیر تھے۔

(۴) جامبھیکر نے 'درپن' اخبار جاری کر کے مراٹھی اخبارات کی بنیاد ڈالی۔

اس وجہ سے درپن کے پہلے شمارے کی اشاعت کی تاریخ '۶ رجنوری' کو مہاراشٹر میں 'یومِ صحافت' کے طور پر منایا جاتا ہے۔

(4) (۱) بھارت میں مغربی طبی سہولتوں کے مقابلے میں معیاری اور سستی طبی سہولتیں دستیاب ہیں۔

(۲) نئی تکنالوجی اور ماہر سرجن بھارت میں دستیاب ہیں۔ اس وجہ سے غیر ملکیوں کو بیماریوں سے نجات پانے کا اطمینان ہے۔

(۳) بھارت میں سورج کی روشنی وافر ہونے کی وجہ سے اس کا فائدہ اٹھانے کی غرض سے غیر ملکی افراد یہاں آتے ہیں۔

(۴) یوگا تعلیم اور آیورویدِ طریقۂ علاج دنیا کے لیے بھارت کی طرف سے تحفہ ہی ہے۔ اس طرح مختلف طبی علاج کے لیے غیر ملکیوں کی بھارت آمد میں اضافہ ہو رہا ہے۔

سوال 4.

(1) اسٹیج پر ڈراما 'سیتا سوئمبر' وشنوداس بھاوے نے پیش کیا۔

(2) ڈراما 'سنگیت شاردا' کا مصنف گووند بلّال دیول ہے۔

(3) (۱) ڈراما سمعی و بصری فن کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا ناظرین پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے۔

(۲) سماج کی مختلف برائیوں، غلط رسم و رواج، روایتوں، توہم پرستی وغیرہ امور کو ڈراموں میں پیش کر کے سماجی بیداری پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۳) ڈراما 'سنگیت شاردا' میں بوڑھے مرد کی جوان لڑکی سے شادی کی ظالمانہ روایت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۴) رام گنیش گڈکری نے اپنے ڈرامے 'ایکچ پیالہ' میں شراب کے برے اثرات کے بارے میں سماج کو بیدار کیا ہے۔

سوال 5.

(1) (۱) نسائی تاریخ نویسی یعنی خواتین کے نقطۂ نظر سے کی گئی تاریخ کی از سرِ نو تشکیل ہے۔

(۲) تاریخ نویسی پر مردوں کی بالادستی کے نقطۂ نظر کا اثر زیادہ تھا۔

(۳) اس لیے فرانسیسی دانشور سیماں-دَ-بووا نے مذکورہ نکتے پر دوبارہ غور کرنے اور خواتین کے نقطۂ نظر کی شمولیت پر زور دیا۔

(۴) اس کے بعد ہی نسائی تاریخ نویسی کے نظریے کو قبول کیا گیا۔

(۵) خواتین سے متعلق ملازمتوں، روزگار، ٹریڈ یونین، خواتین کی خاندانی زندگی، خواتین کے اداروں وغیرہ پر مفصل غور و فکر کرنے کی ابتدا ہوئی۔

(۶) ۱۹۹۰ء کے بعد خواتین کو ایک علیٰحدہ سماجی طبقہ تسلیم کر کے تاریخ نویسی پر زور دیا گیا۔ اسی نقطۂ نظر کو 'نسائی (تانیثی) تاریخ نویسی' کہتے ہیں۔

(2) (۱) پتھر کے زمانے سے غاروں میں تصاویر بنانے کی روایت جاری ہے۔ غار کی ان تصویروں نے عوامی طرزِ فن کو محفوظ رکھا۔

(۲) غار میں انسان کی شکل، جانور، درخت، شکار کا واقعہ وغیرہ کی تصویریں دیواروں پر کندہ کی ہوئی ملتی ہیں۔

(۳) پتھر کے زمانے کے انسانوں کی ترقی کے ساتھ ساتھ تصویروں کے موضوعات تبدیل ہوتے گئے۔ نئے جانور، زرعی زندگی، نباتات وغیرہ نئے موضوعات پیش کیے جانے لگے۔

(۴) انسانی شکل بنانے کے طریقے اور تصویروں میں استعمال کیے گئے رنگوں میں فرق ہوتا گیا۔

(۵) قدرتی مادوں اور نباتات کے پتوں سے تیار کیے گئے رنگوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ انسان اپنے اطراف کے ماحول اور نئے نئے علوم اور تکنالوجی سے واقف ہو کر تصاویر بنانے میں ان کا استعمال کرنے لگا۔

(۶) پتھر کے نئے زمانے میں ترقی کرنے والا انسان دیوی دیوتاؤں کی تصویریں بنانے لگا۔ تہواروں کے موقع پر گھر کی دیواروں پر تصویریں بنانا، آنگن میں رنگولی بنانا جیسی مقامی روایتوں کے ذریعے عوامی طرزِ مصوری کو فروغ حاصل ہوا۔

وارلی تصویری روایت، چتر کتھی روایت، مصغّر تصویری روایت جیسے کئی عوامی طرزِ مصوری پائے جاتے ہیں۔

(3) کھیل اور تاریخ کا باہمی تعلق بہت گہرا ہے۔

(۱) کھیل کے موضوع پر لکھنے والوں کے لیے ان کھیلوں کی تاریخ سے واقف ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) کھیل پر تبصرہ کرنے کے لیے مبصر کو ماضی کے کھلاڑیوں کے کھیل کی مہارتوں کا علم ہونا ضروری ہے۔

(۳) اولمپک، ایشیاڈ، کامن ویلتھ گیمس جیسے بین الاقوامی مقابلوں کی معلومات، کھلاڑیوں کی خصوصیات جیسے امور کا ذکر کرنے کے لیے مبصر کو تاریخ کی مدد لینی پڑتی ہے۔

(۴) آکاش وانی، دوُردرشن اور دیگر چینلوں پر کھیل کے مختلف مقابلوں پر کمنٹری کرتے ہوئے مبصّر کو اس کھیل کی تاریخ، مشہور کھلاڑیوں، ان کے ریکارڈ وغیرہ کی معلومات دینی پڑتی ہے۔ تبھی اس کی کمنٹری دلچسپ ہوتی ہے۔

(۵) کھیل کے خصوصی ماہر کی حیثیت سے لیکچر دینے کے لیے مدعو شخص، کھلاڑیوں کی تربیت کرنے والے کوچ، مقابلوں کے لیے کھلاڑیوں کا انتخاب کرنے والی کمیٹی، ان سب کو کھلاڑیوں کی خاصی معلومات، ان کی خوبیاں اور خامیاں، مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کی تاریخ، ان سب کا مطالعہ کرنا ہوتا ہے۔

(۶) کھلاڑیوں کو بھی اپنے مدِ مقابل کی تاریخ سے واقف ہونا ضروری ہے۔ مختصر یہ کہ کھیل سے متعلق تمام افراد کو کھیل کی تاریخی معلومات حاصل ہی کرنی پڑتی ہے۔

(4) کتب خانے اور عجائب خانے ملک کی حقیقی اور زندہ تاریخ ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ملک کے لیے ان کی اہمیت غیر معمولی ہوتی ہے۔

(۱) کتب خانوں اور عجائب گھروں کی وجہ سے محققین کے لیے تاریخ نویسی آسان ہو جاتی ہے۔

(۲) تاریخی واقعات اور شخصیات کی سوانح عام لوگوں تک پہنچتی ہے۔

(۳) ماضی کے سماجی، سیاسی اور تہذیبی حالات سمجھ میں آتے ہیں۔

(۴) عجائب گھروں کی سیر کرنے سے فن اور دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۵) تاریخ کے بارے میں متعصّبانہ نقطۂ نظر میں تبدیلی آتی ہے۔

(۶) جانوروں، کیڑے مکوڑوں، پرندوں، قدرتی عوامل کی معلومات حاصل ہوتی ہے۔

(۷) تحصیلِ علم اور علم کی ترسیل میں مدد ہوتی ہے۔

(۸) قدیم تاریخی ماخذ کا تحفظ ہوتا ہے۔

(۹) تفریح اور سیر و سیاحت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔

(۱۰) کاروبار اور روزگار حاصل ہونے کے مواقع ملتے ہیں۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر کتب خانے اور عجائب خانے ہر ملک کے لیے ضروری ہیں۔ دونوں ہی ملک کی ترقی اور شان و شوکت کی علامت ہوتے ہیں۔

(نوٹ : جواب میں کوئی چھے نکات لکھنا متوقع ہے)

سوال 6.

(1) ذیل کے کس قانون کے ذریعے خواتین کو اپنی آزادی برقرار رکھنے اور ذاتی ترقی کے لیے سازگار ماحول فراہم کیا گیا ہے؟ جہیز مخالف قانون

(2) جمہوریت میں سیاسی پارٹیاں الیکشن میں حصّہ لے کر اقتدار میں داخل ہوتی ہیں۔

سوال 7.

(1) یہ بیان صحیح ہے؛ کیونکہ —

(۱) بعض اوقات ودھان سبھا یا لوک سبھا کا کوئی رکن اپنی نمائندگی سے استعفیٰ دے دیتا ہے۔

(۲) کسی رکن کا اچانک انتقال ہو جاتا ہے۔

(۳) کسی منتخب رکن نے پارٹی تبدیل کی تو پارٹی بدل مخالف قانون کے مطابق اس کی رکنیت رد ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس حلقۂ انتخاب کا کام کون کرے گا۔ اس وجہ سے الیکشن کمیشن اس جگہ کے لیے ضمنی الیکشن کرواتا ہے۔

(2) یہ بیان غلط ہے؛ کیونکہ —

(۱) ۱۹۸۹ء کے بعد الیکشن میں کسی بھی پارٹی کو اکثریت نہ ملنے کی وجہ سے مرکز اور ریاستوں میں متحدہ محاذ حکومتیں اقتدار میں آئیں۔

(۲) یہ پارٹیاں اپنے پروگرام چھوڑ کر مشترک پروگرام اور کردار کی بنیاد پر متحد ہو کر حکومت چلاتی ہیں۔

(۳) ۱۹۷۷ء میں جنتا پارٹی کا تجربہ ناکام ہونے پر اب مرکز اور ریاستی سطح پر متحدہ محاذ حکومتیں اچھی طرح سے کام کر رہی ہیں۔ اس لیے یہ کہنا غلط ہے کہ متحدہ محاذ حکومت سے عدم استحکام پیدا ہوتا ہے۔

(3) یہ بیان **صحیح** ہے؛ کیونکہ —

(۱) اجتماعی مسائل کے خاتمے کے لیے ایک اور کئی افراد منظّم ہو کر اجتماعی طور پر احتجاج کرتے ہیں۔

(۲) سماجی مسائل کے تعلق سے کارکنان تمام معلومات حکومت کو دیتے رہتے ہیں۔

(۳) تحریک کے بڑھتے ہوئے اثرات کی وجہ سے حکومت کو اس پر توجہ دینی پڑتی ہے۔

(۴) حکومت کے فیصلوں اور پالیسیوں کی مخالفت کرنے کے لیے تحریک چلائی جاتی ہے۔ جمہوری طرزِ حکومت ہی میں عوام کو مخالفت کرنے کا حق ہوتا ہے۔ اس وجہ سے جمہوریت میں تحریک کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

سوال 8. (A)

(1) حقوق پر مبنی نقطۂ نظر :

(۱) آزاد بھارت نے جمہوری طرز حکومت کو اختیار کیا۔ ملک میں اس طرز کو مضبوط کرنے، پختہ کرنے کے لیے اقتدار میں آنے والی ہر حکومت نے کوشش کی۔

(۲) جمہوری ملک بنانے کے لیے حکومتوں کا اصلاحات کرتے ہوئے شہریوں کو محض 'استفادہ کنندگان' کی حیثیت سے دیکھنے کا نقطۂ نظر تھا۔

(۳) ۲۰۰۰ء کے بعد کے زمانے میں اصلاحات کو 'شہریوں کے حق' کے طور پر دیکھا جانے لگا۔

(۴) اس وجہ سے معلومات، تعلیم اور تحفظ غذا کا قانون صرف اس لیے نہیں بنایا گیا کہ شہریوں کو اس سے فائدہ ہوگا بلکہ انھیں شہریوں کا حق تسلیم کیا گیا۔ اسی کو حقوق پر مبنی نقطۂ نظر کہا جاتا ہے۔

(2) قومی پارٹی :

قومی سطح پر فعال پارٹی کو 'قومی پارٹی' کہتے ہیں۔ قومی پارٹی کی حیثیت سے منظوری حاصل کرنے کے لیے الیکشن کمیشن نے درج ذیل شرائط طے کیے ہیں –

(۱) کم از کم چار ریاستوں میں پچھلے لوک سبھا کے الیکشن میں یا ودھان سبھا کے الیکشن میں کم از کم چھے فی صد ووٹ حاصل کرنا ضروری ہے۔ یا

(۲) کم از کم چار رکن لوک سبھا کے لیے منتخب ہونا ضروری ہے۔ یا

(۳) پچھلے لوک سبھا کے الیکشن میں کم از کم تین ریاستوں میں مجموعی طور پر لوک سبھا کی کل نشستوں کی دو فی صد نشستیں منتخب ہونا ضروری ہے۔ یا

(۴) کم از کم چار ریاستوں میں ریاستی سطح کی پارٹی کی حیثیت سے منظوری ملنا ضروری ہے۔

سوال 8. (B)

(1)

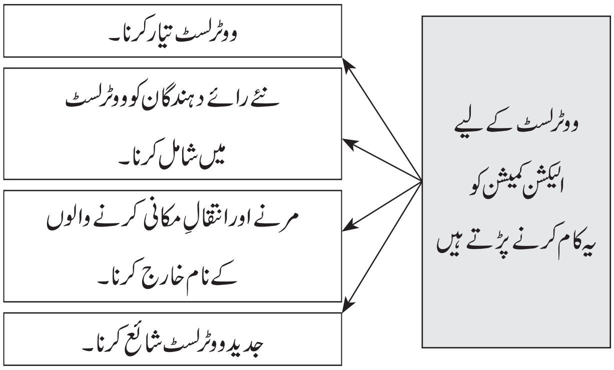

(2)

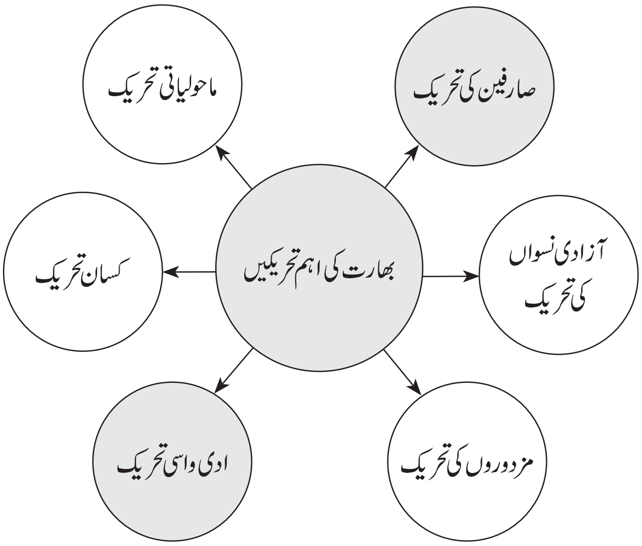

سوال 9.

(1) سماجی انصاف قائم کرنے کا مطلب —

(۱) جن سماجی اموراور خیالات کی وجہ سے افراد یا بعض انسانی گروہوں کے ساتھ ناانصافی ہوتی ہے، ان اموراور خیالات کو ختم کرنا۔

(۲) انسان کی حیثیت سے سب کا درجہ مساوی ماننا اوراس کے لحاظ سے پالیسیاں بنانا۔

(۳) ذات، مذہب، زبان، جنس، نسل، جائے پیدائش، دولت وغیرہ پر مبنی اعلیٰ اورادنیٰ کا بھید بھاؤ نہ کرتے ہوئے مساوی سلوک کرنا۔

(۴) سب لوگوں کو ترقی کے مساوی مواقع دینا۔

(2) بھارت میں جمہوریت کی کامیابی کے لیے درج ذیل اُمور ضروری ہیں –

(۱) جمہوری فیصلے کے عمل میں تمام مذاہب، نسلوں، زبانوں اور ذات پات کے گروہوں کو شریک ہونے کا موقع ملنا چاہیے۔

(۲) سیاست میں مجرمانہ عمل کو روکنے کے لیے سخت سزا والے قوانین ہونے چاہئیں اوراس طرح کی جرم کاری کی روک تھام کے لیے علیٰحدہ عدالتیں ہونی چاہئیں۔

(۳) صرف حکومتی سطح پر نہیں بلکہ سماجی اور انفرادی سطح پر بھی جمہوریت کو کامیاب بنانے کی کوشش ہونی چاہیے۔

(۴) حکومتی کام کاج میں تمام سطحوں پر شہریوں کی شرکت میں اضافہ کرنا چاہیے۔

★★★